جرس کارواں

دینی جماعتوں کے متحدہ محاذ مجلس عمل علماء اسلام پاکستان کو از سر نو منظم کرنے کا فیصلہ

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی زیر صدارت اجلاس کے اہم فیصلے

مختلف دینی جماعتوں کے متحدہ محاذ مجلس عمل علماء اسلام پاکستان کی مرکزی رابطہ کمیٹی کا اجلاس ۱۲ مئی ۹۹ء کو گکھڑ میں جناب محمد جمال بٹ کی رہائش گاہ پر مجلس عمل کے سربراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا صاحبزادہ عبد الرحیم نقشبندی، مولانا بشیر احمد شاد، مفتی محمد اویس کشمیری، مولانا اللہ وسایا، مولانا اللہ یار ارشد، مولانا نعیم اللہ فاروقی، مولانا عبد الروف فاروقی، مولانا محمد ریاض سواتی اور قاری محمد یوسف عثمانی نے شرکت کی۔

اجلاس میں طے پایا کہ دینی جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ اتحاد و مفاہمت کی ضرورت کے پیش نظر مجلس عمل کو از سر نو منظم کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس کے لیے راولپنڈی اور دیگر اہم شہروں میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کے کنونشن منعقد کیے جائیں گے، راولپنڈی میں مجلس عمل کے ملک گیر کنونشن کے لیے صاحبزادہ پیر عبد الرحیم نقشبندی راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کرام سے رابطہ کر کے کنونشن کی تاریخ اور جگہ کا تعین کریں گے۔

اجلاس میں ملک کی تازہ ترین صورت حال کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا گیا اور ملک کے قومی و دینی معاملات میں غیر ملکی مداخلت بالخصوص روز بروز بڑھتے ہوئے امریکی دباؤ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا کہ ملک کے اسلامی تشخص کے تحفظ اور قومی خود مختاری کی بحالی کے لیے دینی جماعتوں کا اتحاد وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے کیونکہ دینی قوت ہی پاکستان میں امریکی مداخلت اور بیرونی مداخلت کا صحیح طور پر مقابلہ کر سکتی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے دینی جماعتوں بالخصوص جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں میں اتحاد کے لیے پہلے بھی ہر ممکن کوشش کی ہے اور اب بھی وہ بڑھاپے اور ضعف کے باوجود اس کے لیے تیار ہیں کیونکہ یہ وقت کی ضرورت ہے اور وہ اہل حق سے وابستہ تمام دینی جماعتوں کے قائدین سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس ضرورت کا احساس کریں۔

مجلس عمل کے مرکزی رابطہ سیکرٹری ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کی ثقافتی یلغار نے ہمارے اسلامی اور مشرقی کلچر اور خاندانی نظام کو خطرات سے دوچار کر دیا اور اگر علمائے کرام نے متحد ہو کر اس کا مقابلہ نہ کیا تو نئی نسل کو فکری اور تہذیبی تباہی سے نہیں بچایا جا سکے گا۔

اجلاس میں قوم پرست جماعتوں کے اتحاد "پونم" کی طرف سے فاتح سندھ محمد بن قاسم کو لٹیرا قرار دینے اور پاکستان کے نام سے "اسلامی" کا لفظ حذف کرنے کا مطالبہ کی شدید مذمت کی گئی اور ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ایسا کرنے والے لیڈر پاکستان کی تاریخ کو مسخ کرنے اور اس کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے لیے عالمی استعمار کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔

اجلاس میں سندھ ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس شائق عثمانی کی طرف سے وراثت کے بارے میں قرآنی حکم میں ردوبدل کو جائز قرار دینے کے فیصلہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کے اس مطالبہ کی مکمل حمایت کی گئی ہے کہ جسٹس موصوف کے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل میں ریفرنس دائر کیا جائے اور ملک کے بنیادی نظریے سے انحراف پر ان کے خلاف کاروائی کی جائے اجلاس میں قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام کی یاد میں ڈاک کے ٹکٹ جاری کرنے پر شدید احتجاج کیا گیا اور ایک قرارداد میں کہا گیا کہ آنجہانی ڈاکٹر عبد السلام نے پاکستان چھوڑتے ہوئے وطن عزیز پر لعنت بھیجنے کا اعلان کیا تھا اس لیے اس کی یاد میں محکمہ ڈاک کے ٹکٹ جاری کرنا قومی غیرت کے منافی ہے اور ایسا کرنے والے افسران کے خلاف کاروائی ضروری ہے۔

اجلاس میں چناب نگر کی تختی پر درج آیات قرآنی کی توہین کے الزام میں جماعت احمدیہ کے راہ نماؤں کی گرفتاری کے بعد قانونی تقاضوں اور عدالتی پراسس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان کی ڈرامائی رہائی پر شدید احتجاج کیا گیا اور ایک قرارداد میں پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی پوزیشن واضح کر کے اسلامیان پاکستان کو مطمئن کرے۔